سپریم کورٹ آف رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

سی۔سمپتھ کمار
بنام
انفورسمنٹ آفیسر، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ، مدراس

16 ستمبر 1997

[ڈاکٹر اے۔ایس۔آنند اور کے۔وینکٹاسوامی، جسٹسز]

غیر ملکی زرمبادلہ ضابطہ ایکٹ،:1971

دفعہ 40- دفعہ کے تحت جاری کردہ طلبی- اس شخص کا بیان جس کو طلبی جاری کی گئی ریکارڈ کیا گیا- اس کی طرف سے طلبی کے اجراء کو چیلنج کرنے والی عرضی درخواست دائر کی گئی اور یہ استدلال کیا گیا کہ اسے اپنا بیان تحریری طور پر دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے- عدالت عالیہ کی طرف سے عرضی درخواست خارج - ایک شخص جس کو دفعہ 40 کے تحت طلبی جاری کیا جاتا ہے اسے تحریری طور پر اپنا بیان دینے اور اس پر دستخط کرنے کے لئے کہا جا سکتا ہے اور اس طرح کا کورس نہ تو قانون یا آئین کے ذریعہ ممنوع ہے- ایسے شخص کے لئے احتیاط کا انتظام سچا بیان دینا جرم ہوگا بیان کو" نکالنے" کے لیے" دباؤ" کے استعمال کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا- اس طرح کی احتیاط کو خود دفعہ 40(3) کی قانونی حمایت حاصل ہے اور یہ اس شخص کے مفاد میں ہے جو دے رہا ہے۔ دفعہ 40(4) کی دفعات کے پیش نظر بیان۔

امبالال بنام یونین آف انڈیا اور دیگران، اے آئی آر (1961) ایس سی 264 کے بعد۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 6446 آف 1997۔

مدراس عدالت عالیہ کے 1996 کے ڈبلیو۔اے۔نمبر 329 میں 2ایس 28.3.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

ایس۔ایس۔رائے، ٹی۔ایس۔اروناچلم، کے۔ٹی۔ایس تلسی، ایس۔بی۔واڈ، جنسنن، این جوتھی، کے۔کے۔منی، کے۔وی۔وشوناتھن، وکاس پاہوا، کے وی وجئے کمار، ایس این بھٹ، منوج واڈ اور وی کے ورما پیش ہوئے۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

اجازت دے دی گئی۔

یہ اپیل 1996 کی عرضی اپیل نمبر 329 میں عدالت عالیہ کے 28 مارچ 1996 کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہے۔

مدعا علیہ کی جانب سے درخواست گزار کو غیر ملکی زرمبادلہ ضابطہ ایکٹ 1973 کی دفعہ 40 (اس کے بعد ایف ای آر اے کہا جاتا ہے) کے تحت مقررہ تاریخ پر پیش ہونے کے لیے طلبی جاری کیے گئے تھے۔ اپنی پیشی کے لئے کچھ شرائط عائد کرنے کے بعد، درخواست گزار 15 مئی، 1996 کو مدعا علیہ کے سامنے پیش ہوا جب اس کا بیان ریکارڈ کیا گیا۔ ان کے بیانات 9 جولائی 1996 اور 12 جولائی 1996 کو بھی ریکارڈ کیے گئے تھے۔ درخواست گزار نے عدالت عالیہ میں ایک عرضی درخواست دائر کی جس میں انہیں طلبی جاری کرنے کو چیلنج کیا گیا تھا اور عرضی درخواست میں واضح شکایت کی گئی تھی کہ اپیل کنندہ کو ایف ای آر اے کے تحت کسی جرم کے سلسلے میں تحریری طور پر اپنا بیان دینے کے لئے "مجبور" نہیں کیا جا سکتا ہے۔ عدالت عالیہ کے ایک فاضل سنگل جج نے تفصیلی بحث کے بعد عرضی درخواست خارج کر دی۔ درخواست گزار نے اس معاملے کو رٹ اپیل میں لیا۔ ایک تفصیلی حکم کے ذریعے رٹ اپیل کو داخلے کے مرحلے میں ہی خارج کر دیا گیا تھا۔ خصوصی اجازت سے یہ اپیل اس عدالت میں دائر کی گئی ہے۔

ہم نے فریقین کے وکلاء کو سنا ہے۔

اس بات سے انکار نہیں کیا جاتا کہ درخواست گزار کے بیانات مدعا علیہ نے 15 مئی 1996، 9 جولائی 1996 اور 12 جولائی 1996 کو ریکارڈ کیے ہیں۔ درخواست گزار کے وکیل نے اختلاف نہیں کیا اور درست طور پر کہا کہ جس شخص کو ایف ای آر اے کی دفعہ 40 کے تحت طلبی جاری کیے جاتے ہیں انہیں تحریری طور پر اپنا بیان دینے اور اس پر دستخط کرنے کے لئے کہا جا سکتا ہے اور اس طرح کا کورس قانون یا آئین کے ذریعہ ممنوع نہیں ہے۔ ہماری رائے میں اس بات کا کوئی مفروضہ نہیں ہے کہ اس طرح کا بیان ہمیشہ "غیر رضا کارانہ" ہوتا ہے۔ امبالال بمقابلہ یونین آف انڈیا اور دیگر، اے آئی آر (1961) ایس سی 264، اس عدالت کی آئینی بنچ نے رائے دی کہ اس طرح کا کورس مطلوب ہے اور مشاہدہ کیا کہ بنانے والے کے دستخطوں کے تحت تحریری طور پر بیان دینا بنانے والے کے ساتھ ساتھ محکمہ کے مفادات کی حفاظت کرتا ہے اور بعد میں شکایت کرنے کے امکان کو ختم کرتا ہے کہ حکام نے بیان کو صحیح طریقے سے ریکارڈ نہیں کیا تھا۔ تاہم، ہمارے سامنے جس بات پر زور دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اسے اس طرح کا بیان دینے کے لئے "مجبور" نہیں کیا جا سکتا ہے، عدالت میں اپیل کنندہ کے اس دعوے کے علاوہ کہ بیانات 'مجبوری' کے تحت لیے گئے ہیں، جس حقیقت سے مدعا علیہان نے انکار کیا ہے، ریکارڈ پر کوئی دوسرا مواد نہیں رکھا گیا ہے جس سے ہم یہ مان سکیں کہ اپیل کنندہ کی طرف سے الزام لگایا گیا ہے۔

درخواست گزار کو ان بیانات کی کاپیاں اس عدالت میں داخل کرنے کا موقع دینے کے باوجود کہ آیا ان بیانات میں "مجبوری" کا کوئی عنصر نظر آ رہا ہے، ان بیانات کی کاپیاں ان وجوہات کی بناء پر روک دی گئی ہیں جو اپیل کنندہ کو اچھی طرح معلوم ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان بیانات کی کاپیاں خصوصی اجازت کی درخواست کے ساتھ ہی دائر کی جانی چاہئے تھیں۔ لہٰذا ہمارے لیے یہ فرض کرنا ممکن نہیں ہے کہ مدعا علیہ کی جانب سے درخواست گزار کو تحریری طور پر بیان دینے پر مجبور کرنے کے لیے کوئی 'مجبوری' استعمال کی گئی تھی۔ ایف ای آر اے کی دفعہ 40 کے تحت طلب کیے گئے شخص کو متنبہ کرنا کہ سچے بیان نہ دینا جرم ہوگا کسی بھی طرح بیان کو "نکالنے" کے لئے "دباؤ" کے استعمال کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ اس طرح کی احتیاط کا انتظام، جسے ایف ای آر اے کی دفعہ 40(3) کی قانونی حمایت حاصل ہے، اس شخص کے مفاد میں ہے جو ایف ای آر اے کی دفعہ 40(4) کی دفعات کے پیش نظر بیان دے رہا ہے۔

لہٰذا ہم نے اوپر جو کچھ کہا ہے اور عدالت عالیہ کی جانب سے دی گئی وجوہات کی بنا پر ہمیں اس اپیل میں کوئی صداقت نظر نہیں آتی۔لہٰذا یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔عبوری ہدایت ختم ہو جائے گی۔درخواست گزار کو اخراجات کے طور پر 5000 روپے ادا کرنے ہوں گے۔

آر۔پی

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this
document